

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 14 نومبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غزوہ تبوک کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں۔

فرمایا اس موقع پر ایک خاتون کے خلوص اور جذبات کا ذکر بھی ملتا ہے، جہاں اس جنگ میں عورتوں نے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، یہاں عورتیں اخلاص اور جوش سے اپنے مردوں کو جنگ میں شامل ہونے کی تلقین کر رہی تھیں۔ جب آپ ﷺ لشکر لیکر روانہ ہو گئے تو ایک جوان صحابی جو کسی کام سے باہر تھے اور ایک عرصہ کے بعد گھر آئے اور اپنی بیوی کے پاس محبت سے جانے کی کوشش کی تو انہیں پیچھے ہٹا دیا اور کہا کہ کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ خدا کا رسول اس خطرہ کی جگہ پر جا رہا ہے اور تم اپنی بیوی سے پیار کرنے کی جرات کرتے ہو۔ خدا کی قسم جب تک محمد رسول اللہ ﷺ بخیریت واپس نہیں آجاتے خدا کی قسم میں تمہاری شکل تک نہیں دیکھوں گی۔ وہ صحابی فوراً نکلے اور راستے میں لشکر کو پالیا۔ غرض یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی جان کو ہر خطرہ کے موقع پر بلا درلغ خطرہ میں ڈال دیا۔

15 یا 19 مقامات پر پڑاؤ کرتے ہوئے رسول کریم ﷺ تبوک کے میدان میں پہنچے۔ ان مقامات پر بعد میں مسجدیں بنادی گئی ہیں۔

روایت میں آتا ہے کہ ایک روز لمبے سفر کے بعد رسول کریم ﷺ رات میں سوئے اور صبح جب اٹھے تو سورج نکل چکا تھا۔ حضرت بلال کی ڈیوٹی تھی کہ آپ کو جگائیں لیکن انہیں بھی نیند آگئی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو فوراً وہاں سے چلنے کا ارشاد فرمایا اور کچھ آگے جا کر نماز ادا کی۔ اس کے بعد سفر شروع کیا پھر دن اور رات لگاتار سفر کر کے تبوک پہنچے یہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے خطاب فرمایا۔ سفر کے دوران بھی صحابہ کو نصائح کرتے رہے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

اے لوگو! سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور مضبوط ترین کڑا تقویٰ کی بات ہے اور بہترین سنت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ اور سب سے بلند بات ذکر الہی ہے۔ اور بہترین قصہ یہ قرآن ہے۔ اور بہترین امور وہ ہیں جن کو پختہ ارادہ سے کیا جائے اور بدترین امور بدعات ہیں۔ اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور سب سے بری معذرت وہ ہے جو موت کے وقت کی جائے۔ اور کچھ لوگ نماز جمعہ کیلئے بہت دیر سے آتے ہیں۔ اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو چھوڑ چھوڑ کر ذکر الہی کرتے ہیں۔ اور سب سے عظیم گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹی زبان ہے۔ اور سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے۔ اور سب سے برا کھانا یتیم کا مال کھانا ہے۔ مومن کی غیبت کرنا اللہ کی محصیت ہے۔ اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی طرح ہے۔

جب آپ ﷺ تبوک پہنچے تو آپ ﷺ نے ہر قل قیصر روم کو خط بھیجا، ہر قل نے اس خط کو پڑھ کر کہا کہ تم اپنے نبی کے پاس چلے جاؤ اور اس کو بتاؤ کہ میں اس کا پیروکار ہوں لیکن میں اپنی سلطنت کو نہیں چھوڑ سکتا، اور کچھ دیر ہم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجے، جب آپ ﷺ کو اس کا پیغام ملا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اور درہم لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ ۱۹۴۱ء میں شائع ہونے والی ایک کتاب میں آنحضور ﷺ اور خلفاء کے خطوط کا ذکر ملتا ہے، اس کے مطابق آپ ﷺ نے قیصر کو ۲ خط لکھے تھے، جو حضرت دحیہ کے ہاتھ بھیجے گئے اور تبوک کے وقت دوسرا خط لکھا آپ ﷺ نے تبوک پہنچنے پر ارد گرد کے حاکم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے اور صلح کی درخواست کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کیلئے آمان نامے تحریر کروا کر دیئے۔

غزوہ تبوک کے حوالہ سے ایک سریہ حضرت خالد بن ولید کا بھی ذکر ملتا ہے، انہیں ۴۲۰ سواروں کے ساتھ دومۃ الجندل کی جانب ایک مسیحی حکمران اکیدر کی طرف روانہ کیا۔ آنحضور ﷺ نے پہلے ہی حضرت خالد کو بتادیا تھا کہ اکیدر جنگلی گائے کے شکار کے لیے نکلے گا تو وہاں اسے پکڑ لینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اکیدر اپنے ساتھیوں کیساتھ شکار پر نکلا۔ مسلمانوں نے اس کو گھر لیا اور اکیدر کو قید کر لیا، اس کے بھائی حسان نے گرفتاری سے انکار کیا جس پر لڑائی میں وہ قتل ہو گیا۔ اکیدر کی مدد سے قلعہ کو فتح کر لیا گیا۔ اور مال غنیمت اکٹھا کر لیا گیا۔ بعد میں حضرت خالد اکیدر اور اس کے بھائی کو لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ ۳۰۰ دینار جزیہ پر صلح ہوئی، اور انہیں امان نامہ لکھ دیا گیا۔ بعض روایات کے مطابق اکیدر نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

تبوک کے موقع پر حضرت عبداللہ نامی ایک صحابی کی وفات کا بھی ذکر ملتا ہے، انکی قبر کھودی گئی، آپ ﷺ ان کی قبر میں اترے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے انکی نعش کو قبر میں اتارا اور رسول کریم ﷺ نے ان کی نعش کو قبر میں رکھا۔ پھر آپ ﷺ نے انکے لئے دعا کی۔

تبوک میں حضرت جبرائیل نے آپ ﷺ کو مدینہ میں وفات پانے والے حضرت معاویہ کی خبر دی اور آپ ﷺ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ آپ ﷺ یہ خبر دی گئی کہ حضرت معاویہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس خاص سلوک کی وجہ ان کا سورۃ اخلاص سے بے پناہ محبت کرنا تھا۔ صحابہ سے پیش قدمی کا مشورہ کیا گیا۔ کوئی شامی لشکر مقابلہ کیلئے باہر نہ نکلا، پھر ۱۸ سے ۲۰ دن آپ ﷺ نے تبوک میں قیام فرمایا اور گرد کے گروہوں سے معاہدے کئے، اور تقریباً ۲ ماہ آپ ﷺ مدینہ سے باہر رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آگے کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

حضور انور نے ایک دفعہ پھر احباب جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ بنگلہ دیش کے احمدیوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے، پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں جب مخالفین کو کسی بھی رنگ میں دبایا جاتا ہے تو اس کا غبار احمدیوں پر لگتا ہے اس لیے اب مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ فلسطینیوں کیلئے بھی دعا کریں جنگ بندی کے باوجود ان کا قتل عام جاری ہے۔ افریقہ کے لوگوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں امن اور سلامتی قائم کرے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر پر ایک نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر و تحمل عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَتَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّيِّدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ * وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ * وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ * عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ * إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ * اذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ *